فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: علاتی بہن کے شوہر کی لڑکی، جو دوسری بیوی سے ہے، سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح ہوسکتا ہے، یہ حقیقی بھانجی نہیں۔

سوال: بیوہ سے اپنی اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی کرنا کیسا ہے؟

جواب: دونوں نکاح جائز ہیں۔

سوال: مرد نے کہا کہ مجھ پر اپنی اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے، پھر دوسرا نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک بیوی کی موجودگی میں خود پر دوسرا نکاح حرام کرنا جائز نہیں، بعد اس کے کہ شریعت نے دوسرا نکاح جائز رکھا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص خود پر دوسرا نکاح حرام کرے اور بعد میں دوسرا نکاح کرلے، تو وہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: رنڈی سے نکاح کر کے فوراً جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رنڈی سے نکاح صحیح ہے، اس سے فوراً وطی جائز ہے، اس پر عدت نہیں۔

سوال: مرتد ہونے کے بعد دوبارہ مسلمان ہو کر جو کسی دوسرے مرد سے نکاح کیا، کیا وہ نکاح درست ہے؟

جواب: وہ نکاح درست ہے، کیونکہ مرتد ہونے سے پہلا نکاح ختم ہو چکا تھا۔

سوال: ایک مسلمان عیسائی عورت سے زنا کرتا ہے، جس سے وہ حاملہ ہوگئی، بعد

میں عورت بھی مسلمان ہوگئی، کیا وہ عورت اسی مسلمان سے نکاح کرسکتی ہے؟

(جواب): کرسکتی ہے۔

(سوال): زنا کا بچہ کس کی طرف منسوب ہوگا؟

(جواب): اگر عورت شادی شدہ ہے، تو بچہ اسی کی طرف منسوب ہوگا، جس کے عقد میں زانی عورت اس وقت موجود ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تا وقت وفات سیدہ

سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔“

(صحيح البخاري : 2053، صحيح مسلم : 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

سوال: ایک عیسائی عورت عرصہ ڈیڑھ سال سے بیوہ ہے، وہ مسلمان ہوئی، کیا اس سے فوراً نکاح ہوسکتا ہے یا وہ عدت گزارے گی؟

جواب: مسلمان ہونے کے بعد اس سے فوراً نکاح درست ہے، اس پر عدت نہیں۔

سوال: اپنے داماد کی بہن سے شادی کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، یہ حرام رشتوں میں سے نہیں۔

سوال: جس گم شدہ شوہر کے فوت ہونے کا ظن غالب ہو، کیا اس کی بیوہ آگے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بیوی کو شوہر کی موت کا ظن غالب ہو چکا ہے، تو وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزار کر آگے شادی کر سکتی ہے۔

سوال: کیا منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جب منکوحہ مدخولہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کیا جا سکتا ہے، تو غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے بالا ولیٰ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: طوائفہ کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: شرعاً طوائفہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے۔

(سوال): **طوائفہ بیوی کی ناجائز کمائی لینا کیسا ہے؟**

(جواب): **یہ کمائی حرام اور ناجائز ہے۔**

❁ **سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:**

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی کمائی، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 2237، صحيح مسلم : 1567)

❁ **سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ .

''کتے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے کی مزدوری بھی خبیث ہے۔''

(صحيح مسلم : 1568)

❁ **سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:**

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کتے، زنا اور سینگی کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 7976، سنن النسائي : 4673، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ **سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ .

''کتے کی کمائی حلال نہیں ہے، اسی طرح کاہن کی کمائی اور زانیہ کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔''

(سنن أبي داود : 3484، صحيح أبي عوانة : 5273، وسندهٗ حسنٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 4/426)

سوال: جس کو اپنی بیوی سے زنا کرتے دیکھا، اس سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا کیسا ہے؟

جواب: شرعاً اس شخص سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا درست ہے، زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: شیعہ لڑکی سے نکاح کیا، پھر وہ لڑکی تائب ہوگئی، کیا نکاح دوبارہ کیا جائے گا؟

جواب: تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: کسی بزرگ کی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: لڑکی کو ایک لڑکا دکھایا گیا، اس نے نکاح کے لیے ہاں کر دی، پھر کسی دوسرے لڑکے سے شادی کر دی، اب لڑکی انکار کر رہی ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح فسخ ہے، اس لیے کہ لڑکی اس لڑکے کے ساتھ نکاح پر راضی نہیں ہے، اس نے جو رضامندی کا اظہار کیا، وہ دوسرے لڑکے سے کیا تھا، جسے بدل دیا گیا۔

سوال: جس مسلمان عورت کا نکاح قادیانی سے کیا گیا، کیا وہ عورت بغیر طلاق کے دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے؟

(جواب): قادیانی شرعاً وقانوناً کافر ہیں، ان سے مسلمانوں کے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتے۔ لہٰذا اگر کسی مسلمان عورت کا قادیانی سے نکاح ہو جائے، تو وہ بلا طلاق یا خلع آگے نکاح کر سکتی ہے، کیونکہ یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔

(سوال): ایک ولی کسی شخص کو کہے کہ اگر تو نے فلاں کام کر دیا، تو میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا، وہ کچھ گواہوں کے رو برو کہے کہ مجھے قبول ہے، اگر وہ کام کر دے، تو کیا نکاح منعقد ہو جائے گا؟

(جواب): جو نکاح مستقبل کی کسی شرط پر معلق کیا جائے، وہ منعقد نہیں ہوتا۔

(سوال): علاتی بھائی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): جس شیعہ عورت نے توبہ کر لی ہو، کیا اس سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): اس سے نکاح جائز ہے۔

(سوال): بیوی اور سوتیلی ساس کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

(جواب): دونوں کو ایک نکاح میں جمع کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): جس شخص کی بیٹی نکاح میں ہو، کیا اس شخص کے مرنے کے بعد اس کی دوسری بیوہ سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): سسر کی بیوہ جو بیوی کی ماں نہ ہو، سے نکاح شرعاً درست ہے، یہ حقیقی ساس نہیں۔ نیز بیوی اور سوتیلی ساس کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی جائز ہے۔

(سوال): نامرد اپنی بیوی کو چھوڑنا چاہتا ہے، کیا اس عورت کا آگے نکاح ہو سکتا ہے؟

(جواب): وہ بیوی کو ایک طلاق دے کر فارغ کر دے۔ عورت تین حیض عدت گزار کر

آگے شادی کرسکتی ہے۔

(سوال): جس نے عدت میں نکاح کر کے تین طلاقیں دے دیں، کیا عدت کے بعد وہ دوبارہ اسی سے نکاح کرسکتا ہے؟

(جواب): عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا، لہٰذا اس کی دی ہوئی طلاقیں بھی کالعدم ہیں، اس سے بعد عدت کے وہ نکاح کرسکتا ہے۔

(سوال): جو طوائفہ اپنا ناجائز پیشہ نہ چھوڑے، کیا اس سے نکاح ہو جائے گا؟

(جواب): جو طوائفہ ناجائز پیشہ نہ چھوڑے، اس سے نکاح نہیں کرنا چاہیے، البتہ اگر اس سے نکاح کرلیا، تو منعقد ہوگیا۔

(سوال): جس کا شوہر عیسائی ہو جائے، وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): اُسے چاہیے کہ شوہر کو توبہ کی دعوت دے، قبول کرلے، تو نکاح قائم ہے، ورنہ نکاح ختم ہو جائے گا، دونوں میں جدائی ہو جائے گی، طلاق یا خلع کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے لیے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے، نہ کہ مردوں سے۔ اس لیے وہ ایک حیض عدت کے بعد آگے شادی کرسکتی ہے۔

(سوال): بھائی کی پوتی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): درست ہے۔

(سوال): بیوہ ممانی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوہ ممانی سے بعد عدت نکاح ہوسکتا ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ ہو۔

(سوال): اگر ایک معتبر گواہ کسی شخص کے متعلق خبر دے کہ وہ مرتد ہو چکا ہے، کیا اس کی بیوی آگے شادی کرسکتی ہے، جبکہ میاں بیوی کا آپس میں رابطہ بھی نہیں ہے؟

جواب: اگر گواہ معتبر ہے، تو اس کی گواہی پر عورت ایک حیض عدت گزار کر آگے شادی کر سکتی ہے۔

سوال: کیا کتابیہ حربیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی پاک دامن عورتیں، خواہ وہ ذمی ہوں یا حربی، سے نکاح جائز ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾(المائدة : 5)

''اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں)، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو، تمہارا مقصد پاکدامنی حاصل کرنا ہو۔ اعلانیہ زنا، یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔''

تنبیہ:

❁ امام حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ اہل کتاب کی حربی عورتوں سے نکاح ناجائز خیال کرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 158/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

حربی یا غیر حربی کی کوئی قید نہ کتاب وسنت میں مذکور ہے، نہ صحابہ کرام نے بیان کی، اس لیے کتابیہ حربیہ سے بھی نکاح جائز ہے۔

سوال: قادیانیت سے جو توبہ کر چکا ہو، کیا اس سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): جو شخص قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہو جائے، اس سے نکاح جائز ہے۔

(سوال): بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر واقعتاً وہ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہو جائے، تو بہت اچھا ہے، اس سے شادی جائز ہے۔

(سوال): عیسائی عورت سے نکاح کیا، کیا اسے اسلام پر مجبور کر سکتا ہے؟

(جواب): کسی غیر مسلم کو قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، یہ منع ہے۔ البتہ اسلام کی دعوت دی جا سکتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾(البقرة : ٢٥٦)

''دین (اسلام قبول کرنے) میں جبر نہیں۔''

(سوال): کیا کتابیہ عورت کو پردہ کرنے پر مجبور کر سکتا ہے؟

(جواب): کتابیہ عورت کو پردہ کرنے پر مجبور کر سکتا ہے، کیونکہ پردے کا تعلق اس کی غیرت اور عزت کے ساتھ بھی ہے۔

(سوال): عورت نے اس وعدہ پر طلاق حاصل کی کہ فلاں شخص سے شادی نہیں کروں گی، کیا اسی شخص سے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): طلاق کے لیے اس طرح کی شرط لگانا درست نہیں، طلاق ہو گئی، عورت بعد عدت کسی سے بھی شادی کر سکتی ہے، اس لڑکے سے بھی کر سکتی ہے، جس سے شادی نہ کرنے کے وعدہ پر طلاق حاصل کی تھی۔ یہ نکاح صحیح ہو گا۔

(سوال): چچا کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح درست ہے۔

سوال: نابالغ ہندولڑکی ایک شخص کی دعوت پر مسلمان ہوئی، کیا بلوغت کے بعد اسی شخص سے شادی کرسکتی ہے؟

جواب: کرسکتی ہے۔

سوال: کیا نکاح حلالہ سے عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہوجاتی ہے؟

جواب: نکاح حلالہ باطل ہے، یہ منعقد نہیں ہوتا اور عورت پہلے شوہر کے لیے حلال بھی نہیں ہوتی، کیونکہ پہلے شوہر پر حلال ہونے کے لیے نکاح صحیح شرط ہے اور حلالہ نکاح صحیح نہیں، بلکہ باطل ہے۔ حلالہ سے عورت کو پہلے شوہر کے لیے حلال کرنا ایسا ہی ہے، جیسے کوئی زنا سے پہلے شوہر کے لیے حلال کرے، کیونکہ حلالہ کو زنا کہا گیا ہے۔

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَهَا أَخٌ لَّهُ مِنْ غَيْرِ مُؤَامَرَةٍ مِّنْهُ، لِيُحِلَّهَا لِأَخِيهِ، هُوَ تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا نِكَاحُ رَغْبَةٍ، كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا سِفَاحًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوکر سوال کیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے، پھر اس سے مشورہ کیے بغیر اس کا بھائی حلالے کی نیت سے اس عورت سے نکاح کرتا ہے، کیا اس صورت میں وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہوجائے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، (دوسرے کے لیے) صرف دوام کی نیت سے نکاح کرنا (صحیح ہے)،

ہم اس (حلالہ) کو عہد نبوی میں زنا شمار کرتے تھے۔‘‘

(المستدرك للحاكم : ١٩٩/٢، ح : ٢٨٠٦، السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٢٠٨/٧)

اس کی سند ’’صحیح متصل‘‘ ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ’’صحیح‘‘ کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ . ’’اس کے راوی صحیح بخاری والے ہے۔‘‘

(مَجمع الزّوائد : ٢٦٧/٤)

۞ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا لِذٰلِكَ .

’’دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔‘‘

(المطالب العالية لابن حجر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ علامۃ الہند نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

’’میں کہتا ہوں کہ حلالہ کرنے والے پر لعنت کی احادیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں، جن میں سے بعض کی سند صحیح اور بعض کی حسن ہے۔ لعنت ہمیشہ اسی کام پر کی جاتی ہے کہ جو شریعت کی نظر میں ناجائز ہو، بلکہ جو بہت بڑا گناہ ہو۔ لہٰذا حلالہ کرنا ناجائز فعل ہے، کیونکہ اگر حلالہ جائز ہوتا، تو حلالہ کرنے والے اور اس پر راضی ہونے والے پر لعنت نہ کی جاتی۔ جب فاعل (حلالہ کرنے والا) ہی اپنے فعل کی حرمت پر دلالت کناں ہے، تو اس فعل کی حرمت

پر کسی اور لفظ کی ضرورت نہ رہی۔ اور جب یہ فعل ہی حرام اور ناجائز ہوا، تو یہ وہ نکاح نہ ہوا کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے: ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ (حتی کہ وہ کسی اور سے ازدواج کر لے۔) مثلاً جیسے کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع کرنے والے پر لعنت کی ہے، لیکن ''بائع'' (بیع کرنے والے) کے لفظ سے یہ لازم نہیں آتا کہ شراب کی بیع جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت دہندہ بیوع میں داخل ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ﴾ (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے۔) بات بالکل واضح ہے۔ (رد کی ضرورت نہیں)۔''

(الرّوضة النّدِيّة : 2/17-18)

(سوال): اگر کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر عیسائی ہو جائے، تو اس کا نکاح قائم رہتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے؟

(جواب): اسلام کو چھوڑنے والی مرتدہ ہے، خواہ کسی بھی مذہب میں جائے، اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مرتد ہو کر عیسائی ہونے والی عورت سے نکاح ختم ہو گیا، البتہ چونکہ اب وہ اہل کتاب بن چکی ہے، تو دوبارہ اسی عورت سے نکاح جدید کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): کیا زوجہ سے حالت حمل میں وطی جائز ہے؟

(جواب): حاملہ زوجہ سے وطی جائز ہے، اس میں کوئی شرعی وطبی قباحت نہیں، البتہ احتیاط ملحوظ رکھی جائے۔

(سوال): بچے کی ولادت کے بعد نفاس والی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

(جواب): خون نفاس دراصل خون حیض ہوتا ہے، اس کا وہی حکم ہے جو حیض کا ہے۔

خون نفاس کے چند مسائل درج ذیل ہیں:

① حیض کا خون نجس ہے، نفاس کا خون بھی نجس ہے۔
② حیض کے بعد غسل واجب ہے، نفاس کے بعد بھی غسل واجب ہے۔
③ حیض میں جماع حرام اور ممنوع ہے، نفاس میں بھی حرام وممنوع ہے۔
④ حیض میں شرمگاہ کے علاوہ جنسی تعلق قائم کرنا جائز ہے، نفاس میں بھی جائز ہے۔

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نفاس اور حیض کا حکم ایک ہے، جو اعمال و افعال حائضہ پر حرام ہیں، وہی نفاس والی پر حرام ہیں، جو عمل حائضہ سے ساقط ہے وہی نفاس والی سے ساقط ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اسی طرح نفاس والی سے جماع حرام اور مباشرت جائز ہے، شرمگاہ کے علاوہ فائدہ اٹھانا بھی درست ہے۔''

(المغني :362/1)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَطْئُ النُّفَسَاءِ كَوَطْئِ الْحَائِضِ حَرَامٌ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ .

''حائضہ کی طرح نفاس والی سے جماع باتفاق ائمہ حرام ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی :624/21)

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1250ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ وَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى أَنَّ النِّفَاسَ كَالْحَيْضِ فِي جَمِيعِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ وَيُكْرَهُ وَيُنْدَبُ .

''اس پر اجماع ہے کہ تمام حلال وحرام اور مکروہات ومندوبات میں نفاس کے

احکام حیض کی طرح ہیں۔‘‘

(نيل الأوطار في شرح المنتقٰى من الأخبار في الأحكام :353/1)

⑤ حیض میں نماز، روزہ، قرآنِ مجید کی تلاوت، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کعبہ ممنوع ہے، اسی طرح نفاس میں ممنوع ہے۔

⑥ حیض کے بعد غسل سے پہلے جماع جائز نہیں، نفاس کے بعد بھی غسل سے پہلے جماع جائز نہیں۔

⑦ حیض رات کو ختم ہو تو فجر سے پہلے غسل کر کے نماز ادا کرے گی، یہی حکم نفاس کا ہے۔

⑧ اعتکاف میں حیض کا خون جاری ہو تو اعتکاف فاسد ہوگا۔ نفاس کا حکم بھی یہی ہے۔

⑨ نفاس کا خون ختم ہونے پر نماز، روزہ کی ادائیگی کرے، چالیس دن کے اندر اندر پھر خون جاری ہو تو نماز، روزہ سے رک جائے۔ کیونکہ یہ نفاس کا خون ہے۔

⑩ چالیس دن کے بعد بھی خون جاری رہے تو نماز روزے کی ادائیگی کرے، کیونکہ یہ نفاس کا خون نہیں، بلکہ کوئی بیماری ہے۔

⑪ حیض و نفاس میں روزہ حرام ہے۔ علم کے باوجود روزہ رکھنا گناہ ہے۔

⑫ نماز فجر کے فوراً بعد یا دن کے اول حصے میں حیض و نفاس ختم ہو تو اسی وقت روزے کی نیت کرنا درست نہیں، اگر ایسا کرے گی تو گناہ گار ٹھہرے گی اور روزے کی قضائی دینا ہوگی۔

⑬ پیدائش آپریشن سے ہوئی اور نفاس کا خون نہیں آیا یا طبعی طور پر نفاس کا خون نہیں آیا تو غسل کر کے نماز پڑھے، روزہ بھی رکھے خاوند اس سے صحبت بھی کر سکتا ہے۔

⑭ جس طرح حیض اور حمل میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اسی طرح نفاس میں دی گئی طلاق بھی واقع ہوجاتی ہے۔

⑮ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو نفاس میں طلاق دے، تو ایامِ نفاس عدت میں شمار نہیں ہوں گے۔ ان کے بعد تین حیض عدت شمار کی جائے گی۔

❁ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ نُفَسَاءُ؛ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فِي عِدَّتِهَا .

''نفاس میں طلاق دے، تو عورت ایامِ نفاس کو عدت شمار نہیں کرے گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 159/5 ، وسندهٗ صحيحٌ)

⑯ اسقاطِ حمل (Miscarriage) کی صورت میں دیکھنا ہوگا کہ حمل واضح ہے یا نہیں۔ اگر واضح ہے تو خون نفاس کا ہی ہوگا۔ حمل نوے دن میں واضح ہو جاتا ہے۔ حمل واضح نہیں تو خون نفاس کا نہیں۔

⑰ ولادت کے بعد خون نہیں آیا، تو بھی غسل فرض ہوگا۔

(سوال): اگر شوہر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر میں تجھ سے وطی کروں، تو اپنی ماں بہن سے وطی کروں، کیا اس سے نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

(جواب): یہ لغو بات ہے، اس سے نکاح میں کچھ خلل نہ آئے گا اور نہ کفارہ ہے۔

(سوال): کتے نے مٹی کا برتن چاٹ لیا، کیا وہ پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): سات مرتبہ دھونے سے ہر برتن پاک ہوسکتا ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا .

''جب کتا کسی کے برتن سے پی جائے، تو اس برتن کو سات دفعہ دھوئیں۔''

(صحيح البخاري : 172، صحيح مسلم : 279)

❁ صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .

''پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔''

(سوال): اگر تانبے کے برتن میں کتا منہ ڈال دے، تو کیا وہ بھی پاک ہو سکتا ہے؟

(جواب): تانبے کا برتن بھی پاک ہو جائے گا۔

(سوال): کیا سال کے کسی مہینے میں نکاح کرنا ممنوع ہے؟

(جواب): سال کے کسی مہینے، دن یا وقت میں نکاح کرنا ممنوع نہیں۔

(سوال): جس کپڑے پر تصویر ہو، اس میں نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

(جواب): اگر تصویر جاندار کی ہے، تو اس میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور اگر بے جان چیز کی تصویر ہے، تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

(سوال): بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): بھانجی سے نکاح جائز نہیں۔ یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿......وَبَنَاتُ الْأُخْتِ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''......اور بہن کی بیٹیاں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

(سوال): جس لڑکی سے منگنی ہوئی، کیا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): منگیتر کی ماں ابھی ساس نہیں بنی، لہٰذا اس سے نکاح جائز ہے۔

(سوال): چچیری خالہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح درست ہے۔

(سوال): بیوہ بھنگن سے قبول اسلام کے بعد نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس سے شرعاً نکاح جائز ہے۔

(سوال): اپنے بیٹے کی شادی شوہر کی لڑکی سے کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ یہ بہن بھائی نہیں ہیں۔

(سوال): ستر سالہ بڑھیا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے کر دیا گیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

(جواب): اگر نکاح کی شرائط پوری ہیں، تو نکاح منعقد ہو گیا۔

(سوال): بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا بغیر طلاق کے آگے شادی ہو سکتی ہے؟

(جواب): باطل نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اس کے لیے طلاق یا خلع کی ضرورت نہیں، یوں ہی آگے شادی ہو سکتی ہے۔

(سوال): باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): باپ کے حقیقی ماموں کی لڑکی سے نکاح درست ہے۔

(سوال): سالی کے کہنے پر بیوی کو طلاق دی اور سالی سے شادی کر لی، کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی اور سالی کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے بیوی کو طلاق

دی،تو بیوی کی عدت کے ختم ہونے کے بعد سالی یعنی بیوی کی حقیقی بہن سے شادی کر سکتا ہے، یاد رہے کہ کسی سے شادی کرنے کے لیے بہن کی طلاق کرانا جائز نہیں، البتہ اگر دھوکہ اور گناہ سے طلاق کروا کر نکاح کیا جائے،تو وہ منعقد ہو جاتا ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نجش (دھوکہ یعنی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا) مت کریں،کوئی شہری (دلالی کرتے ہوئے) دیہاتی کا سامان نہ بیچے،کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے،کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔''

(صحيح البخاري : 2140، صحيح مسلم : 1413)

سوال: عدت گزرنے کے بعد عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا کسی دوسرے سے ہی کر سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت کو ایک یا دو طلاقیں ہوئی ہیں اور عدت گزر گئی ہے،تو عورت کو اختیار ہے،خواہ پہلے شوہر سے ہی نکاح کر لے،خواہ کسی اور سے۔البتہ جس عورت کو تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں، وہ عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی،تا آنکہ آگے کسی سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا فوت ہو جائے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُّقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرة : ٢٣٠)

''اگراس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 586/2، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو طلاق دی، پھر اس سے صحبت بھی کر لی، کیا حکم ہے؟

جواب: غیر مدخولہ کو ایک طلاق دینے سے وہ عقد سے نکل جاتی ہے۔ اب بغیر نکاح اس سے صحبت جائز نہیں، اگر صحبت کی، تو وہ زنا ہے۔

سوال: بیٹی کا نکاح ماموں کے بیٹے سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

(سوال): وکیل کہتا ہے کہ لڑکی نے اسے اس کا نکاح کرنے کی اجازت دی اور لڑکی کہتی ہے کہ نہیں، کیا نکاح ہوا؟

(جواب): اگر وکیل کے پاس معتبر گواہ موجود ہیں، تو لڑکی کی بات کا اعتبار نہ ہوگا، نکاح منعقد ہو جائے گا، البتہ لڑکی کے پاس خلع کا اختیار رہے۔ اگر وکیل اور لڑکی میں اختلاف ہے اور کوئی گواہ نہیں، تو لڑکی کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہے، اس صورت میں یہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔

(سوال): ایک شخص بڑی بہن کو طلاق دلوا کر چھوٹی بہن سے نکاح کروانا چاہتا ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر بڑی بہن غیر مدخولہ ہے، تو اس کی کوئی عدت نہیں، طلاق کے فوراً بعد چھوٹی بہن سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر بڑی بہن مدخولہ ہے، تو اس کی عدت تین حیض ہے، عدت کے ختم ہونے تک چھوٹی بہن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

(سوال): بیوی کو طلاق دے کر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شرعاً ممانعت نہیں، البتہ بیوی کی عدت کے ختم ہونے تک اس کی بیوہ بہن سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(سوال): فاحشہ لڑکی کو نیک بتا کر نکاح کر دیا، بعد میں معلوم ہوا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): لڑکی والوں نے جو دھوکہ دیا، اس پر سخت گناہ گار ہوئے، البتہ نکاح منعقد ہو چکا ہے۔ اگر شوہر اسے بیوی نہیں رکھنا چاہتا، تو طلاق دے کر فارغ کرسکتا ہے۔